مغربیت اور اسلام (۲)

خلیل عبدالرحیم معلم جامعہ دارالعلوم

اسلام ایک ایسی تہذیب اور تمدن کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس میں تعصب کی گنجائش نہ ہو' طبقہ واری حقوق ہوں' نہ موروثی عظمت و شرافت' نہ نسلی عہدے اور مناصب ہوں۔ اسکا نقشہ قران مجید میں اس طرح کھینچا گیا ہے۔

﴿یا یھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم﴾ (الحجرات ۱۳) اے ایمان والو ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک زن سے پیدا کیا' اور مختلف قوموں اور قبائل میں بٹادئے' تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکیں لیکن اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔

یعنی اسلام میں حسب نسب کی بناء پر ایک دوسرے پر برتری اور فوقیت کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام ایک مکمل دستور حیات ہے' اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کی طرف رہنمائی ہے اور اس میں ایمان و عقیدہ' امن و سکون' اطمینان و اعتماد' قناعت و استغناء' محبت و الفت' شرافت و لطافت' زندگی کی حرارت' قلب کی گداز' روح کی سوز و ساز' اور خالق و مخلوق دونوں سے مخلصانہ ارتباط' جسم و روح کا صحیح امتزاج ہے۔

دور حاضر میں دو ایسی تہذیبیں مشہور ہیں جو کہ ایک دوسرے سے بیگانہ اور متضاد ہیں۔ تہذیب مغرب اور تہذیب اسلام' اسلام کی تعلیم سروری اور جہانبانی کی تعلیم ہے جو کہ اپنے ماننے والوں کو بغیر کسی شائبہ تکبر کے خودداری' بغیر فریب نفس کے اعتقاد و یقین عطا کرتا ہے۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب بے یقینی' ناامیدی' اضطراب و انتشار' اغراض و مفادات کا تصادم' طبقات کی کشمکش' بے اعتمادی اور بدگمانی کی تاریک فضائیں فراہم کرتی ہے۔ بظاہر یہ تہذیب مستحکم اور پائیدار نظر آتی ہے لیکن اس کی اساس کمزور ہے۔

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

اس کی بنیاد خواہشات نفسانی کی شاخ نازک پر ہے۔ جس میں عقل پروان چڑھتی ہے لیکن یگانگت اور انسانی جذبات اسی حساب سے مرجھاتے اور دم توڑتے رہتے ہیں ☆۔ اس کے باوجود یہ مغربی تخیط انسانی معاشرے کے ہر رگ میں سرایت کر گئی اور خیالات و جذبات پر غالب آگئی اس نے زندگی کے اقدار کو بدل ڈالا اور انداز فکر پر اثر انداز ہوئی' غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں رہا جس پر اسکا تسلط و تصرف نہ ہو۔ یہ غریبوں کے خس خانوں میں بھی موجود ہے اور امیروں کے نگار خانوں میں بھی اسی کی حکمرانی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

☆ نتائج و آثار پر غور کیا جائے تو لفظ تہذیب اسکے لئے جچتا ہی نہیں بلکہ یہ تخیط کہلانے کی مستحق ہے۔

قارئین کرام: صلیبی جنگوں کے بعد یہود و نصاریٰ نے دین اسلام کی تخریب و تحریف کیلئے ہماری زندگی کے ہر موڑ پر ہر جادہ و منزل پر اپنے فریب کے جال بچھا دیئے ہیں۔ ہمارا نصب العین تہذیب اسلام کا پرچار اور اسکی آبیاری ہے لیکن ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بجائے گریز پا ہو رہے ہیں۔

عصر حاضر میں تہذیب اسلامی کا تخیلِ مغرب کے ساتھ تصادم ہمارے ایمان و یقین کی آزمائش اور ہماری بلند ہمتی اور اولوالعزمی کا امتحان ہے۔ لیکن اس آزمائش میں سرفرازی اور سربلندی سے ہمکنار ہونے اور باطل اقوام سے نبرد آزما ہونے کے بجائے ان کے دام تزویر میں بسا اوقات خود ہی گرفتار ہو جاتے ہیں۔﴿انا اللہ وانا الیہ راجعون﴾۔

جس علم و حکمت جس سیاست و حکومت اور تہذیب و تمدن پر اہل یورپ کو ناز ہے یہ صرف خالی خولی اندر سے کھوکھلی ہے۔ مغربی قائدین بنی آدم کا خون چوستے ہیں اور سٹیج پر آکر انسانی مساوات اور عدالت اجتماعی کی تعلیم دیتے ہیں۔ فحاشی و عریانی اور مے نوشی کی قانونی سرپرستی فرنگی تہذیب کے کارنامے ہیں۔

یہ علم یہ حکمت یہ تدبر یہ حکومت پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
بدکاری و عریانی و میخواری و افلاس کیا کم ہیں فرنگی تہذیب کے فتوحات

یہ تہذیب انسانی لہو چوسنے کیلئے بے تاب ہے اور ناحق خون پینے پر وہ ناز کرتے ہیں۔ مغربی تہذیب انسان کو مشاکل سے ہرگز نجات نہیں دلا سکتی نہ انکے مسائل کو حل کر سکتی ہے اور نہ زندگی کی کوئی روح پھونک سکتی ہے۔ جو تہذیب اپنی موت آپ مر رہی ہو وہ دوسروں کو زندگی کب دے سکتی ہے۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔

جہاں تک مغرب کا تعلق ہے وہ عالم اسلام کے بارے میں کبھی مخلص اور نیک نیت نہیں ہو سکتا یہ ان کی پچھلی تاریخ کا بھی تقاضا ہے۔ جس پر صلیبی جنگوں کے گھنے سائے پھیلے ہوئے ہیں۔ اور سلطنت عثمانیہ اور مغربی ممالک کے طویل اور خونریز آویزش کی گہری چھاپ پڑی ہوئی ہے انہی مغربیوں نے ترکی میں سلطنت عثمانیہ کو کیسے جڑ سے اکھیڑ دیا' اقبال نے کہا تھا۔

ساز عشرت کی صدا مغرب کے ایوانوں میں سن اور ایران میں ذرا ماتم کی تیاری بھی دیکھ
چاک کردی ترک ناداں نے خلافت کی قبا سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

اس دور میں صرف اسلام کی تہذیب میں مغرب کے عالمگیر اقتدار کو چیلنج کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ گزشتہ تاریخ میں مغربیوں کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ رویہ اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ لیکن ہم آج مغربی دنیا میں ہونے والی شورش کی طرف نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اقوام مغرب مسلمانوں کی عزت و آبرو کو کس طرح پامال کر رہی ہیں۔ حقوق انسانی کے محافظ کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ساتھ کس ستم ظریفی اور تشدد کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ کسووا میں مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لیجئے۔ مغرب مسلمانوں کے ساتھ کیا گھناؤنا کھیل رہا ہے۔ یوگوسلاویہ نے کسووا کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ جب ہر طرف سے ظلم و بربریت کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگیں تو شمالی اوقیانوس کی تنظیم نیٹو مسلمانوں کو

دھوکہ دینے کے لئے سرب پر حملہ آور ہوئی۔ کیا حقوق انسانی کے محافظ نیٹو نے یہ حملہ مسلمانوں کی حمایت اور انکے تحفظ کے لئے کیا ہے ؟ایک سراپا سوال ذہنوں میں ابھرتا ہے۔ نیٹو کے مچائے گئے ہڑبونگ اور سربیوں کے جاری مظالم پر نظر دوڑائیں تو یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ نیٹو یہ سارا ڈھونگ صرف اس خطرے کے پیش نظر رچا رہا ہے کہ یورپ کے قلب میں جہاد کا ایک اور مرکز قائم ہو گیا تو عصر حاضر کے قیصر و کسری کے ایوان متزلزل ہو جائیں گے۔ اسی جہاد سے عالم مغرب لرزہ بر اندام ہے۔ انہیں ڈر ہے کہ اگر مغرب کی اخلاق سوز سرزمین پر کہیں ایمان کے برگ و بار اگ آئے تو انکا عالمگیر تہذیبی' سیاسی 'اور معاشی تسلط ختم ہو جائے گا۔ اس خوف کی بناء پر نیٹو سرب پر بظاہر حملہ آور ہوئی لیکن دورن خانہ دونوں کا مقصد ایک ہے کہ مسلمانوں کی نسل کشی کی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ "الكفر ملة واحدة" کافر جس مذہب کا بھی ہو اسلام دشمنی اور انسانیت سوزی میں وہ ایک ہی ہیں۔

مغرب عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ یہ عالم اسلام کا خیر خواہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کسی مفکر نے کہا تھا۔ مغرب 'مغرب ہی رہے گا اور مشرق 'مشرق ہی۔ ان دونوں کا سماجی اور تہذیبی طور پر اجتماع بالکل ناممکن ہے۔

ان مغربیوں کا مغربیت کیلئے گہرے تعصب اور عدم رواداری کی ایک اور مثال ترکی میں نجم الدین اربکان اور ان کی پارٹی کے خلاف کارروائی ہے۔ انکا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ ایک ایسے ملک میں جو دستوری طور پر خود کو سیکولر کہتا ہے' انھوں نے اپنے مسلمان ہونے پر فخر کا اظہار کیا اور مسلم ممالک کے درمیان معاشی رابطے و تعاون کے اصول کو اپنانا چاہا۔ تو یورپی سازش کے تحت جمہوری روایات کو پامال کرتے ہوئے انہیں اقتدار سے محروم کیا گیا۔

صرف کسووا اور ترکی ہی نہیں بلکہ جب بھی سیاسی عمل اور جمہوریت کے ذریعے اسلامی تحریکوں کے برسر اقتدار آنے کا کوئی امکان نظر آیا تو مغرب کے نام نہاد جمہوریت پرستوں نے ہمیشہ اسلامی عناصر کا راستہ روکنا چاہا۔ بوسنیا اور کسووا کے مسلمانوں کا واحد جرم یہی ہے کہ جب انہیں اپنے مسلمان ہونے کا احساس ہوا تو انھوں نے ایک عادلانہ جمہوری ریاست کا قیام چاہا۔ لیکن یورپ نے اپنی تعداد کے بل بوتے پر ایک مسلم ریاست کے قیام کو برداشت نہ کیا۔ یوگوسلاویہ پر حملہ کر کے نیٹو یہ بات باور کرانا چاہتا ہے کہ جہاں بھی ظلم و ستم ہو وہ اسکے خلاف برسرپیکار ہوگا لیکن کسووا کے مسلمانوں کی جلاوطنی انہی نچھو صفت ملکوں کی سازش کے تحت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر ان درندہ صفت کافروں سے نبرد آزما ہو' ان کی نقل اتارنے میں فخر کے بجائے اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال کر تہذیب مغرب کو کچل ڈالے لیکن کب ؟ ہر مسلمان اپنی مئے مستی میں مگن ہے۔ کہاں ہے دین ؟ کہاں ہے اسلام ؟ مذہب کے بارے میں کچھ بھی آگاہی نہیں۔ اقبال نے انہی لوگوں کے بارے میں کہا تھا:

ہر کوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے　　　تم مسلمان ہو ؟ یہ انداز مسلمانی ہے ؟

مراجعات: (1) مغرب کے متعلق کچھ صاف صاف باتیں　(2) دریائے کابل سے یرموک تک۔